بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

تذکرۃ الاولیاء

حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اردو ترجمہ

الفاروق بک فاؤنڈیشن ۔ لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

سُنو! بے شک

اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے

تذکرۃ الاولیاءؒ

حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اردو ترجمہ

الفاروق بک فاؤنڈیشن لاہور

نام کتاب	----------	تذکرۃ الاولیاء
ناشر	----------	الفاروق بک فاؤنڈیشن
تعداد	----------	ایک ہزار
سال اشاعت	----------	مئی 1997ء
طابع	----------	اے این اے پرنٹرز
قیمت	----------	۱۰۵ روپے

ملنے کا پتہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا گنج بخش روڈ لاہور۔ فون : 7221953

9۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور۔ فون : 7225085-7247350

انتقال کے بعد لوگوں نے آپ کی پیشانی پر یہ کلمات لکھے ہوئے دیکھے ۔ ہذا حبیب اللہ مات فی حب اللہ و ہذا قتیل اللہ مات من سیف اللہ یعنی یہ اللہ تعالیٰ کا دوست ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں مر گیا ہے اور یہ مقتول ہے جو اللہ تعالیٰ کی تلوار سے مرا ہے۔ دھوپ کی شدت کی وجہ آپ کے جنازے پر پرندے سایہ فگن ہو گئے تھے۔ جس طرف سے آپ کا جنازہ گزرا وہاں مسجد میں مؤذن اذان دے رہا تھا اور جس وقت وہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً رسول اللہ پر پہنچا تو آپ نے شہادت کی انگلی اٹھا دی جس کی وجہ سے لوگوں کو خیال ہوا کہ شاید آپ حیات ہیں لیکن جب جنازہ رکھ کر دیکھا تو آپ مردہ تھے اور انگشت شہادت اٹھی ہوئی تھی اور بہت کوشش کے باوجود بھی سیدھی نہیں ہوئی چنانچہ اسی طرح آپ کو دفن کر دیا گیا اور آپ کی یہ کرامت دیکھ کر اہل مصر آپ کو مسلسل اذیت پہنچانے پر بے حد نادم ہوئے اور انہوں نے اپنی غلطیوں سے توبہ کی۔

باب ۔ ۱۴

حضرت بایزید رحمتہ اللہ علیہ کے حالات و مناقب

تعارف: آپ بہت بڑے اولیاء اور مشائخ میں سے ہوئے ہیں اور ریاضت و عبادت کے ذریعہ قرب الٰہی حاصل کیا۔ احادیث بیان کرنے میں آپ کو درک حاصل تھا۔ حضرت جنید بغدادی کا قول ہے کہ حضرت بایزید کو اولیاء میں وہی اعزاز حاصل ہے جو حضرت جبرائیل کو ملائکہ میں اور مقام توحید میں تمام بزرگوں کی انتہا آپ کی ابتدا ہے۔ کیونکہ ابتدائی مقام میں ہی لوگ سرگرداں ہو کر رہ جاتے ہیں جیسا کہ حضرت بایزید کا قول ہے کہ اگر لوگ دو سو سال تک بھی گلشن معرفت میں سرگشتہ رہیں جب کہیں جا کر اس کا ایک پھول مل سکتا ہے جو مجموعی طور پر ابتدا ہی میں مجھے مل گیا۔ شیخ ابو سعید کا قول ہے کہ میں پورے عالم کو آپ کے اوصاف سے پر دیکھتا ہوں۔ لیکن اس کے باوجود بھی آپ کے مراتب کو کوئی نہیں جانتا۔

آپ کے دادا آتش پرست تھے اور والد بزرگوار کا بسطام کے عظیم بزرگوں میں شمار ہوتا تھا۔ آپ کی کرامات کا ظہور شکم مادر ہی میں ہونے لگا تھا۔ کیونکہ آپ کی والدہ فرماتی تھیں کہ جس وقت بایزید میرے شکم میں تھا تو اگر کوئی مشتبہ غذا میرے شکم میں چلی جاتی تو اس قدر بے کلی اور بے چینی ہوتی کہ مجھے حلق میں انگلی ڈال کر نکالنا پڑتی۔ حضرت بایزید کا قول ہے کہ راہ طریقت میں سب سے بڑی دولت وہ ہے جو مادر زاد ہو۔ اس کے بعد چشم بینا اور اس کے بعد گوش ہوش۔ لیکن اگر یہ تینوں چیزیں حاصل نہ ہوں تو پھر اچانک مر جانا بہتر ہے۔

جب آپ مکتب میں داخل ہوئے اور آپ نے سورہ لقمان کی یہ آیت پڑھی کہ ان اشکر لی ولوالدیک یعنی میرا شکر ادا کر اور اپنے والدین کا اس وقت اپنی والدہ سے آکر عرض کیا کہ مجھ سے دو ہستیوں کا شکر ادا نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا آپ مجھے خدا سے طلب کر لیں تاکہ میں آپ کا شکر ادا کرتا رہوں یا پھر خدا کے سپرد کر دیں

دروازے کا ایک پٹ کھول دو۔ لیکن میں رات بھر اسی پریشانی میں کھڑا رہا کہ نہ معلوم داہنا پٹ کھولوں یا بایاں۔ کیوں کہ اگر ان کی مرضی کے خلاف غلط پٹ کھل گیا تو حکم عدولی میں شمار ہو گا چنانچہ انھیں خدمتوں کی برکت سے یہ مراتب مجھ کو حاصل ہوئے۔

ریاضت: آپ فرمایا کرتے کہ میں نے بارہ سال تک نفس کو ریاضت کی بھٹی میں ڈال کر مجاہدے کی آگ سے تپایا اور ملامت کے ہتھوڑے سے کوٹتا رہا جس کے بعد میرا نفس آئینہ بن گیا۔ پھر پانچ سال مختلف قسم کی عبادات سے اس پر قلعی چڑھاتا رہا۔ پھر ایک سال تک جب میں نے خود اعتمادی کی نظر سے اس کا مشاہدہ کیا تو اس میں تکبر و خود پسندی کا مادہ موجود پایا چنانچہ پھر پانچ سال تک سعی بسیار کے بعد اس کو مسلمان بنایا اور جب اس میں خلائق کا نظارہ کیا تو سب کو مردہ دیکھا اور نماز جنازہ پڑھ کر ان سے اس طرح کنارہ کش ہو گیا جس طرح لوگ نماز جنازہ پڑھ کر قیامت تک کے لئے مردے سے جدا ہو جاتے ہیں پھر اس کے بعد مجھے خداوند تعالیٰ تک پہنچنے کا مرتبہ حاصل ہو گیا۔

آپ مسجد میں داخلے سے قبل دروازے پر کھڑے ہو کر گریہ زاری کرتے رہتے تھے اور جب وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا کہ میں خود کو حائضہ عورت کی طرح نجس تصور کرتے ہوئے روتا ہوں کہ کہیں داخلے سے مسجد نجس نہ ہو جائے۔ ایک مرتبہ آپ سفر حج پر روانہ ہو کر چند منزل پہنچنے کے بعد پھر واپس آ گئے اور جب لوگوں نے ارادہ توڑنے کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ راستے میں مجھے ایک حبشی مل گیا اور اس نے مجھے اصرار کے ساتھ یہ کہا کہ خدا کو بسطام میں چھوڑ کر کیوں جاتا ہے۔ چنانچہ میں واپس آ گیا۔

حج کے سفر میں کسی نے پوچھا کہ کہاں کا قصد ہے؟ فرمایا حج کا۔ پھر اس نے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس کچھ رقم ہے؟ فرمایا دو سو دینار۔ اس نے عرض کیا کہ میں مفلس ہوں اور عیالدار ہوں لہٰذا یہ رقم مجھ کو دے کر سات مرتبہ میرا طواف کر لیجئے تو اسی طرح آپ کا حج ہو جائے گا۔ آپ نے اسی کے کہنے پر عمل کیا اور وہ رقم لے کر رخصت ہو گیا۔

جب آپ کے مراتب میں اضافہ ہونے لگا اور آپ کا کلام عوام کے ذہنوں سے بالاتر ہو گیا تو آپ کو سات مرتبہ بسطام سے نکالا گیا اور جب آپ نے نکالنے کی وجہ پوچھی تو کہا گیا کہ تم نہایت برے انسان ہو۔ آپ نے فرمایا کہ جس شہر کا سب سے بڑا انسان بایزید ہو وہ شہر سب سے اچھا ہے۔

ایک شب آپ عبادت خانہ کی چھت پر پہنچے اور دیوار پکڑ کر پوری رات خاموش کھڑے رہے جس کی وجہ سے آپ کو پیشاب میں خون آ گیا اور جب لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ اس کی دو وجوہ ہیں۔ اول یہ کہ آج میں خدا کی عبادت نہیں کر سکا۔ دوم یہ کہ ایام طفولیت میں مجھ سے ایک گناہ سرزد ہو گیا تھا چنانچہ ان دونوں چیزوں سے ایسا خوف زدہ تھا کہ میرا قلب خون ہو گیا اور وہ خون پیشاب کے راستے سے نکلا۔